11

1932

REGISTERED No. A, 785




H.D KHAN ARTIST LUCKNOW

## منتخبات اودھ پنچ

جلد اوّل

علم و ادب کے حکیمانہ و فلسفیانہ مضامین
دلچسپ اور سبق آموز چیدہ چیدہ مضامین
کا بے بہا خزینہ جو [illegible] اودھ پنچ کی تقطیع
کے ۰۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت فی جلد [illegible]
محصول ڈاک اس کے علاوہ۔

## مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

چند فائل برائے فروخت موجود ہیں مجلدات
دلدادۂ علم و ادب و ظرافت و سیاست سے اول
ہیں ہر کتب خانہ میں محفوظ رہنا چاہئیں قیمت
فی جلد [illegible] محصول ڈاک بذمہ خریدار۔
خاص رعایت ۱۹۳۱ء کی جلد خریدنے والے
اصحاب کو منتخبات اودھ پنچ جلد اول قیمتی [illegible]
مفت نذر کی جائے گی۔

## مجلدات سنین ماضیہ

۱۹۳۰ء اور اسکے پیشتر کی بھی چند
جلدیں برائے فروخت موجود ہیں قیمت
فی جلد [illegible] محصول بذمہ خریدار

برانچ کلکتہ — **افشانی قوام رجسٹرڈ** — برانچ امین آباد لکھنؤ

جو تمام کارخانوں کے تیار کردہ قواموں سے سبقت تا زیادہ مقبولیت حاصل کرچکا ہے
قیمت فی تولہ [illegible]
فہرست کارخانہ طلب کرنے سے مفت روانہ ہوگی

المشتہر

**مقتدا خاں آقا خان تاجر تمباکو و عطر لکھنؤ**

## توجہ شرطے

(۱) اودھ پنچ [illegible]
(۲) [illegible]

(قواعد و ضوابط)

(۱) [illegible]
(۲) [illegible]
(۳) [illegible]
(۴) [illegible]
(۵) [illegible]
(۶) [illegible]

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مفت

[illegible]

[illegible]

جلد ۱۷ نمبر ۱۷

# مضامین

۵ اپریل ۱۹۳۳ء

سید محمد [illegible] صاحب [illegible]

## جینا بھی مصیبت ہے مرنا بھی مصیبت ہے

[illegible] کی ہر آن تھا عالم ــــ [illegible] کب روز و ولادت ہے
[illegible] دل [illegible] ــــ اور مصیبت کے بالائے مصیبت ہے
[illegible] ــــ جینا بھی مصیبت ہے مرنا بھی مصیبت ہے
احباب یہ کہتے ہیں [illegible] الفت کا ــــ اس دورِ ترقی کو الفت سے عداوت ہے
دکان لگا رکھی ہے اشیائے محبت کی ــــ ہر صورت میں مشکل ہے [illegible]
سودا ہو کہ [illegible] ہو کہ جنگی ہو ــــ [illegible] بہر صورت [illegible]
حاصل ہو [illegible] اس کام [illegible] ــــ اس عہد میں مجنوں کی تقلید حماقت ہے
[illegible] دنیا سے ــــ [illegible] مرد [illegible]
جس دل کا عاشق کو اب کون بھلا پوچھے ــــ ہر رنگ زمانے کا [illegible]
پرستش سے [illegible] آزادی [illegible] ــــ [illegible] تمام [illegible] قسمت ہے
[illegible] نہیں [illegible] ــــ [illegible]
[illegible] ــــ سچ ہے کہ [illegible]

دعا کرو [illegible] اس دورِ ترقی پر
جس دورِ ترقی میں [illegible]

از حضرت [illegible]

اب نہ سجدہ نہ قعدہ اور نہ رکوع ــــ دل ہے سب میں [illegible] رجوع
زندگی بھی ہے اک بڑا مضمون ــــ چاہیے اس کو بھی کوئی موضوع
لوگ کہیں نہ آپ کو مکار ــــ ہے بہت آپ میں خشوع و خضوع
سیدھے رستے کا اب خدا حافظ ــــ ختم ہے ان کا دوسرا [illegible]
[illegible] اس بت کا ــــ [illegible] مسموع
[illegible] ہوگیا ہے [illegible] ــــ ورنہ غالب [illegible]
بت پندار کی پرستش چھوڑ ــــ قلب کو کر سوئے [illegible] رجوع
کون جاتا ہے چھوڑ کر کعبہ ــــ طرف [illegible] دوسرے [illegible]
پھر بھی [illegible] سہی مگر [illegible] ــــ سوئے قبلہ کو ہو [illegible]
آپ کے عاشقوں کا کیا کہنا ــــ کوئی مطلع ہے کوئی مصرع

[illegible]
[illegible]

## قصہ سلامان و ابسال

[illegible]

[illegible]

سلامان و ابسال کا قصہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جسمانی و روحانی کا علم ضرور حاصل کرتے اور
پھر لوگوں کی بھلائی میں خرچ کرتے [illegible]

یہ ہرمز بادشاہ کے تین چالیس [illegible]

[illegible]

دن انتظار کرتے رہے۔ حکیم صاحب کی کئی سو برس کی
عمر تھی۔ شاہ ہرمز کو عورتوں سے نفرت ہو گئی تھی
[illegible]
ہو جائے حکیم صاحب نے سمجھا کر بیان کیا کہ۔

[illegible]

یہاں ہر [illegible] کر دیا ہے اس لڑکی کی صورت
[illegible]

[illegible]

یہ باتیں بیاضِ حیات میں لکھی ہیں۔ یہ بھی طے تھا کہ اُن کی قسمت اور انجام
ایک پہلے سے طے شدہ نتیجہ ہے۔ انسان نادان ہے
یہ سیاست چار سو ہر دور میں انہیں رنگ دکھاتی
کام کرتے تھے۔ چار پانچ سال میں وہ خلاؤں میں حسبِ مراد
تعمیر کر سکتا ہے۔ بنانے سے بگاڑنا آسان ہے۔ مگر
بنانے والوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نے ترقی کر لی ہے
پھر بات مکمل کر دی ہے کوئی ایسا ہوا نہ ہے جو زمین
پر نہیں ڈھا دے گا۔

ایک تاریخ میں ہے کہ ہارون رشید کے عہد میں ایک دن
الطلس کی آرائش کے بعد ایک پتھر اس عمارت کا لگا ہوا
اور جب خلیفہ اس میں داخل ہوا تو ایک طرف نظر آیا
سوال میں صنعت کی ہر کمال اور رشید کی تصویر کھدی ہوئی
کہ اس تصویر کے نیچے یہ عبارت لکھی تھی کہ فلاں وقت
فلاں شخص اسے بنائے گا ایک زمانہ بعد اس کا اصل نشان
کا یہ عمارت ہوگا۔ اُسے لازم ہے کہ اپنے قصد سے
باز آئے۔ اور جب خرچ کم ہو اس میں جو اب وہ کرے اس
سکا ہے۔ کہتے ہیں کہ حساب لگایا گیا تو ٹھیک وہی دن تھا
جب خلیفہ کے خزانے سے دی گئی تھی۔ اتنی ہی رقم خرچ ہو چکی
غرض دہر کی یہ عمارتیں تعمیر ہوتی رہیں۔ اور مہربان
سلطان کی گود میں یہ شاہزادہ تھا جو اب سے تھے یہاں تک
کہ وہ دہر کے زوال کے بعد بادشاہ نے نہیں صاحبزادے کو
اقبال کی گود سے پھرتا دیکھا۔ مگر جب دل لگی ہوئی
تھی تب حضور نے صاحب عالم کو پکار کے فرمایا۔
”آؤ میاں ہمارے پاس آؤ“ تو میاں نے شکریہ کہنا
شروع کیا کہ ایک مرتبہ ان کی بغلوں میں ہزاروں کے
شعر اس بار میں اور پیچ داری کر دیا ہوں گیں
نا چار زمانہ جوں جوں بیگ بی اقبال اور میاں سلطان
ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

ظاہر ہے کہ طرح طرح کی محبت اور رنجش ہو گئی۔ اب یہ
حال ہے کہ میاں کا بھی کسی بات میں نہیں لگتا۔ نظر آ
دستِ علوم و فنون کی تعلیم پر تشکل صرف ہوتا تھا۔ اُن
کی ماں کا ملک اور کیسے بادشاہ جان ایک روز بادشاہ
نے دربان پر نصیحت لکھوائی کہ فرزند تمہیں یہ خواب نے
بڑی مشکل سے پایا ہے۔ تمہارے سوا اور کوئی اولاد
نہیں رکھتے۔ تمہارا یہ حال ہے کہ کسی طرح اقبال کے

پہلوئے جدا نہیں ہوتے۔ اقبال اُسی جنس کی خوب ہے
جسے ورزشیں کہیں عقل نہیں بڑھ سکتی نہیں۔ ایسے
امیر ہوا کو دل اور جگہ نہ دو۔ ورنہ ساری جمع پونجی بھاگ
جائے گی۔ عقل تم سے منہ چھپائے گی۔ زندگی میں برکت نہ
ہوگی۔ ہوا وقت گنواؤ گے۔ ہوس نیت بڑھائے گی۔ کچھ لوگ
بستی سے بلندی کی طرف بڑھتے ہیں اور کچھ اعلیٰ سے
اسفل کی طرف گرتے ہیں۔ جو لوگ تمہاری چھوٹ سے
نقشا آئینہ رنگ کے جلا دیتے ہیں۔ انہیں سے ہماری
زندگی انہیں کو میسر ہوتی ہے جنہیں عدل و عقل سے
واسطہ ہوتا ہے۔ جو ان دونوں سے بے بہرہ ہوتا ہے وہ
منزل کی کھائی میں محروم رہ جاتا ہے۔ اسی طرح انسان ہے
کہ جب عقل کے فرمان پر عمل کرتا ہے تو تجلیہ روح کو ترقی
اعمال کی پرستی ہے۔ اور آگے دولت کی جانب بلند
کرتی ہے۔ روح یقیناً اس سہارے پر رہتا ہے کہ اعمال کی
پرورش ہوتا ہے۔ پھر وہ آگے بڑھتا ہے تو یہ
انوار کا چہرہ اسکی نگاہوں کو جلا دیتے گئے ہیں اور وہ
دیکھنے لگتا ہے کہ سلوک پر جو اس عالم سفلی پر تصرف رکھتے
آخری درجہ ترقی کا یہ ہے کہ انسان جملہ موجودات کی حقیقت
سے مطلع ہو جاتا ہے لیکن یہ حضرت کی قدرت میں ہے
حاصل ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں ایک عورت کی نسل تو اس
میں تک ہرگز نہیں پہنچ سکتی۔ جو روزوں کی نماز پڑھا کا
ہے اور اس کا نور ایمان سے بہرہ ہے۔ یہاں عجیب چیز
ہے اگر تم اس عورت اقبال سے اپنی جان چھڑا لو تو میں
وعدہ کرتا ہوں کہ عالم علوی سے ایک عورت تمہارے لیے
بلا دوں گا جو ہمیشہ جوان رہے اور تمہارے روحانی
عروج کا وسیلہ بنے۔

بادشاہ جان تو نصیحت کے تحفے بادشاہ سے تھے مگر نصیحت
کا وہاں اقبال میں لگا تھا کہ ان کا سلسلہ ٹوٹ نہ
سکا۔ اقبال سے عرض کرتے۔ وہ چند کا تعلق اور رخ ہوا۔
بہا ہے کہی گئی ہیں حضرت پر لیکن اقبال کو شک گزرا
نہ ماننا پڑا۔ بی اقبال نے رنگین نگاہوں سے شہزادے کو
دیکھا اور پیرو مرشد کی اشکوں سے بھیگے ہوئے کہا تو
پھر ان سے کیا گلہ کیا جائے کہ انھوں نے ایسی نصیحت کی
گھوڑے سے گرا ہوں۔ مستر میاں صاحب جو ان کے تھیں
بادشاہ تھے اور بادشاہ جان نے کہا کیا اور حکیم جی نے کو

بادشاہ جی یہ تو اس عورت نے جادو کر کے تم دونوں کی
قربت سے یہ تاثیر ہے۔ ورنہ اتنا کیوں ہوتا جو بہن کبھی ہوتا
تم مجھے چاہتے ہو تو پہلے اپنا ایمان سے صاف صاف کر دو
کہ یہ حاشق۔ نہ خدا کی سنتا ہے نہ رسول کی۔ اقبال
مجھ سے پھر نہیں سکتی۔

اقرو سے

اک بلا ہے یہ دل نادانِ عشرتِ بعید میں
میرا عزیز کا یا ہوا نالہ کا کھایا ہوا

صاحبزادے بادشاہ کے حضور پر نصاب صاف کر رہے تھے
تھے۔ وزیر کو دور دل بنانا کہ غائب حضرت ہو سے بادشاہ
نے حال کی خبر پائی تو میر ہو کے دوچار کھائی بیٹھے
یہ کیا کرتے ہو۔ یہ کیا ہے جو قدرت کے ساتھ مہربان ہیں
ہل و اس کو ساتھ رکھ نہیں دیتا۔ ہدایت کے سامنے
کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی۔ تم تو ابھی کمسن ہو۔ نیک نفسی
سے آگاہ نہیں۔ مجھے دیکھو کہ عمر بھر کی شہرت ہی اس
حد میں کھو دی ہے۔ اپنا سکہ جما دیا۔ زمین آسمان کو تھامے
دیکھیں اگر عورت میں کوئی بھلائی ہوتی تو اس لذت
سے کیوں پرہیز کرتا۔

بھلا اب اگر تم نے اقبال کے تمہاری زندگی پر حکومت
ہو لی جاتی ہے تو ایک کام کرو۔ وہ حالت کی حالت
میں صرف کرو اور آدھا اقبال کے ساتھ ان کی خدمت میں
گزارو۔

چند روز صاحبزادے نے اس پر عمل کر کے دیکھا۔
مگر اسے دل کی لگی کو لا ہوتی ہے رفتہ رفتہ پہنچا نے
توڑنے پر آ رہی ہے۔

آخر بادشاہ کا پیمانہ صبر چھلک گیا۔ اور اس نے
بی اقبال کے مار ڈالنے کا مشورہ حکیموں سے کیا۔ حکیم
وزیروں نے عرض کی کہ یہ تو حضور بہت ہی بڑی بات ہے مگر تاہم یہ
ہے کہ مارڈالنا آسان ہے جلانا مشکل۔ کیونکہ اس سے ڈر
کہ صاحبِ عالم کے جینے کے بھی لالے پڑیں۔ دوسرا
بنا بنایا محل ایک لمحے میں بگڑ کے رہ جائے۔ یہ ایک
ایسے امر کا انتظام ہے جو کبھی حضور سے سرزد نہیں ہوا
اب تو صرف یہی ہو سکتا ہے کہ زبان سے نصیحت کرتے
اگر مقدر درست ہے تو کبھی نہ کبھی ہو سکتا ہے کہ اثر
ہو ہی جائے گا۔

جہاں تک [illegible] تھا وہاں کسی [illegible] شہزادے
سے [illegible] کی خبر کر دی۔ یہاں سلطان کے [illegible] اس
[illegible] جہاں [illegible] ہوئی ہے۔ دونوں نے
صلاح کی کہ بھاگ چلیں۔ دونوں [illegible] یہاں رکھ کے
جو بھاگے [illegible] سانس [illegible] دم لیا۔

بادشاہ کو جب اس حال کی اطلاع ہوئی تو بہت
پریشان ہوا۔ [illegible]
[illegible]
[illegible]
جو حال جہاں کا ہوتا [illegible] کے سامنے ہوتا۔
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سرکشی کرتے ہی رہیں۔

شاہ نے پہلے صاحبزادے کا حال دیکھا تو انہیں
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] شاید اب [illegible] آجائیں۔ گو وہاں
عشق کا بھوت سر پر سوار تھا سال دو سال انتظار
کے بعد [illegible] بادشاہ [illegible]
[illegible] بیٹھے بیٹھے دونوں
کے عشق کی [illegible]
[illegible] صاحب [illegible]

[illegible]

دونوں [illegible] سلطان [illegible] کو [illegible]
[illegible] اقبال کی [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible]
آخر جب شوق [illegible] اور جوش کی [illegible]
[illegible] بادشاہ [illegible] کی
[illegible]
[illegible] حاضر ہوئے۔ [illegible]

**[illegible]**

بالکل [illegible]۔ [illegible] نہیں کہ [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
[illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
[illegible] سلطنت [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ایک [illegible] دونوں [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

آخر [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] سلطان [illegible]
[illegible] حکیم صاحب
[illegible]
[illegible] حکیم صاحب [illegible]
[illegible]
[illegible] اقبال [illegible]

**[illegible]**

[illegible] اقبال
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
روز [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اقبال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اقبال [illegible]
[illegible] اقبال [illegible]
[illegible]
اقبال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] اقبال [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]



ماں خوش نہ باپ خوش
گر تم ہی بیٹے منہ کو چومو
چون زندہ شوم عجب نمارید



ٹیلی فون نمبر
تار کا پتہ روح حنا لکھنؤ
حسینوں کی جان
عطر حنا
اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ
شاخیں
قنوج
حیدرآباد دکن
دہلی

بھی دن بعد مرحوم ۔ اب اس [illegible] کے اشعار بھی دیکھے
گئی ہیں جنہیں عشاق پڑھتے ہیں۔ مگر صاحب علم کو خط
سے غافل ہوئے تو ان میں اس شعر لطیف میں جو ہرزہ کہی
کیا اچھا۔ چارہ ناچار حکیم نے اس بیان حسن و خوبی
کی پہلی گرہ کھولی۔ غالب مرحوم ایک بیاض
طور کہہ گئے ہیں ۔

چھیڑ نہ ہاں عشق کو دوراں کے پہلو میں
شب کو رکھی ہے جو [illegible]

اس کا حاصل آج معلوم ہوا کہ شاہی ۔ و ولایت کے طریقہ
ہو سکا وقت شب کے سوا اور کوئی نہیں اور زبان
ہوتی ہے یہاں کسی خاص غرض سے ۔ جیسا کہ یہاں سلطان
سے ملنے کے لیے ۔

بہ گر پاکی زہرہ جان شب ہی کو زینت آ کر حاصل ہوئی
تھیں اسی لیے دن کے لیے جو صورت گل میں اس کا
کے اور کوئی شغل نہ رہا ۔ تذکرہ عشق مجازی کا کتنا
صاحب ذوق سے [illegible] ہوا اس بادشاہ کے حکیم
کے پاؤں چھوئے اور اس طرح سلامان ابسال
کے جنگل میں جنوں سے پگڑی بدلنے والے تھے بہت
بڑے بادشاہ بن بیٹھے ۔ سلطان حبیب و عزیب بعد
اس کے ظاہر ہوئے ۔ حکیم صاحب نے ان کو [illegible]
[illegible]
سلامان و ابسال کا افسانہ تو ختم ہوا مگر محقق
طوسی نے اصل و مرتبہ میں جو ایرادات وارد کیے ہیں
وہ باقی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ قصے ابھی تمام سے
اور بھی ہیں جن کے واقعات حسین اور اخلاق کے
کسی پرانی کہانی سے ملتی ہیں ۔

کہ وہ حضرت محقق کی خاطر سے کہ [illegible] نے
شیخ علی ابن سینا کی پہیلی بوجھ لی۔ اصل تو یہ ہے
کہ شیخ صاحب [illegible] کی بات کر کے دوسروں
کے دماغ پر چکر گھنٹی کھلائی۔ اور خود ظاہر و عالی
سے تماشا دیکھ رہے ہیں۔ ایک دوسرے شارح
صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible] اصل
[illegible]

پہلے شیخ صاحب نے کتاب کے اس باب میں اوہام عقلیہ
کو اس ترتیب سے جمع کر دیا ہے کہ کسی صاحب حقیقت
سے یہ ہرگز ادا نہ ہو گیا۔ یہ باب اس کتاب کی جان ہے۔
ہاں جناب بیشتر آپ یہاں پہنچے ہوئے اور بھی
حامی یعنی سلامان او ابسال کے افسانے سے تو
ہرگز کچھ نہ سمجھے ۔ ہم کیا چیز ہیں۔ محقق جیسے اہل علم
بھی حکمت و فلسفہ کے بھید سے نہ پہچان سکے۔
جو دو افسانے دکھن اور سے ان کا حال آئندہ
ظاہر ہو گا۔

والسلام ۔ ملا مضطر

[illegible]

دیکھا یہی ظاہر ہے کہ مصر میں بھی ان کے پیر ان کی تھی
تھیں خصوصاً جنگ اور انقلاب کے عہد میں ۔ اور
کیا وہ اس طرح جو بھی کر سکتے تھے ۔ ناقل سے اصل
کہاں نکالی جاتی۔

وارد مصر میں سے ہر دو اپنے وقت کا تاروں بنا
اور ہر ترجمان نے [illegible] اور جو ہر فن کا شعر
اپنے ہمر قدم میں لے گئے۔ [illegible] اس پار
بیٹھنے والوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ [illegible] کا نام
لے کے تحقیق کا [illegible] کے ہونٹ سوکھ گئے
[illegible]

## مجلس النساء

منشی [illegible] حسین صاحب [illegible] امروہہ کے
اڈیٹر مشہور [illegible] ہیں۔ موصوف نے تعلیم یافتہ
عورتوں کی ایک فرضی کانفرنس قرار دے کے
اُن مسائل پر خیال آرائی کی ہے جو آج کل عورتوں
میں [illegible] الوقت شمار کیے جاتے ہیں۔ یہ مسائل
[illegible]
کتاب [illegible] اور دلچسپی سے خالی نہیں۔ امید ہے
کہ مقبول بھی ہوگی۔ [illegible]
[illegible] قیمت [illegible] کتاب کی ایک روپیہ۔
[illegible] سے مل سکتی ہے۔

## پانصد در نادر

منشی محمد حسین خاں صاحب بی اے [illegible]
[illegible] افغانستان [illegible]
[illegible] اس کتاب میں [illegible]
سے تعلق رکھتے ہیں [illegible]

جوتوں کی زبان سے نکل رہی ہو جس کی بابت یہیں کے طبیب حاذق مجھے کتاب کو برباد کر سکتا ہے گر ایسی نصیحتیں اقبال علی کانوں کو دو اچھی ہیں۔ مذاکرے سننے والے پیدا ہو جائیں۔ قیمت کا حال معلوم نہیں۔ غالباً [illegible] پنجاب سے دستیاب ہو سکے گی۔

## مولانا پنچ کی نوٹ بک

معزز شہری [illegible]

سنتے ہیں کہ افغان گشتی کے ہندوستانی ممبروں کو یورپین پولیس نے روکا۔ اور جب سے [illegible] اپنی شخصیت بتلائی تب [illegible] ہندوستانی معلوم ہوتے ہیں اس [illegible] رنگ کی بدولت بہت پریشانی اٹھائی۔

ہندوستان کے بہت [illegible] دل اقبال یوں نے پولیس افسر کو اس قسم کی احتیاطی کارروائی پر مجبور کرتا ہے [illegible] جائے کیا کریں اور کیونکر [illegible] کا علم ہو جائیں۔ یہ تو گشتی کے ممبروں اور گواہوں کا فرض ہے کہ [illegible] اور گوروں سے [illegible] سے۔ [illegible] کی سلیٹ پر پولیس افسر کے دستخط کروائیں پھر گشتی کے جلسے [illegible] میں شریک ہوں [illegible] پولیس والے کے۔ [illegible] پیشانی کی [illegible] آگے بڑھا کے [illegible] کریں۔

ملاحظہ ہو [illegible] چھپائی۔ اس [illegible]

[illegible] کا سند موجود ہے

[illegible] ..... ہاں ..... [illegible]

مگر یہ ممکن نہیں تو [illegible] ان کے واسطے کوئی خاص [illegible] بنوائے اور [illegible] کے انہیں پہنائے۔ [illegible] پریشانیں [illegible] سے بچ جائیں گی۔

مشہور ہے کہ [illegible] کی بہشت میں [illegible] کے [illegible] پہچان لیا جاتا تھا۔ اور [illegible] پہچان لیتا ہے۔ یہ گشتی [illegible] منتخب ہے۔ شریک ہونے والوں کے واسطے اگر اور

کوئی انتظام نہیں ہو سکتا تو حکومت [illegible] جائے [illegible] لاٹ صاحب کی تصویر ہو۔ تو گھر [illegible] صاحب بہادروں کے پاس [illegible] رئیسوں کے دربار میں [illegible] ہوتے ہی تھے۔

لاٹھیاں [illegible] جب [illegible] کے ہاتھ میں ہوں گی تو پولیس [illegible] ضرور کرے گی۔ [illegible] کرے گی۔

## "نئے نئے نام"

آج ایک اخبار [illegible] میں ایک نام [illegible] دیکھا۔ [illegible] ہے۔ اودھ پنچ کے خریداروں میں ایک صاحب [illegible] میاں [illegible] صاحب [illegible] ہیں ان [illegible] پر ناز تھا۔ مگر [illegible] بھی [illegible] نام ہے۔ [illegible] علی [illegible] رسالا [illegible] الزمان [illegible] خوش [illegible]

## خواب یا گاندھی

[illegible] تمام [illegible] کا ہجوم ہوا۔ آپ جانتے [illegible] ایک [illegible] ہندوستان۔ [illegible] نہیں پہنچا۔

ایک [illegible] جہاں [illegible] رات [illegible] ہو [illegible] نہیں [illegible] انگریز [illegible] کا خواب [illegible] کرتے ہیں [illegible] کی طرح [illegible] رہیں گے مگر کوئی [illegible] ہے تو [illegible] کون سنتا ہے [illegible] اور

[illegible] کے بعد گی۔ اور میاں [illegible] صاحب کے گھر آنے سے [illegible] کھل گئی۔ [illegible] تیار ہو [illegible] میاں [illegible] ان کے قلم کی داد کہیں نہیں۔ قانون [illegible] ہے کہاں۔ [illegible] کے واسطے یہ نیا کام ہے اصل [illegible] ہو رہی ہے۔

## اودھ پنچ ۱۹۳۱ء

کے چند مکمل [illegible] کے نمبر میں [illegible] شامل [illegible] مضامین [illegible] انسان [illegible] سبق پڑھاتے ہیں۔ جلد طلب فرمائیے۔

قیمت علاوہ محصول ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## اطلاع تاریخ بغرض تصفیہ [illegible]

[illegible]

[illegible] ۱۹۳۱ء [illegible]

[illegible]

بسم اللہ

[illegible]

آج تاریخ [illegible] ۱۹۳۱ء [illegible] سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

## شرائط ایجنسی اودھ پنچ

(۱) پیشگی زر جمع کرنا ہوگا۔
(۲) [illegible]
(۳) [illegible] کی ایجنسی [illegible] کی جائے گی۔
(۴) [illegible]
[illegible] صاحب کو دیا جائے گا۔

کسی حالت میں بھی پرانے پرچے واپس نہ لیے جائیں گے

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

## ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] دواخانہ [illegible] کے اشتہار [illegible] برس ہو چکے ہیں اور اس عالم [illegible] حاصل کر [illegible] ماہر [illegible] کے مشورے [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں تو [illegible] دواخانہ سعدان [illegible] کی جدید فہرست [illegible] فائدہ اٹھائیے اور دوسرے بھائیوں کو بھی [illegible] تمام خط و کتابت صیغۂ راز میں رہتی ہے۔

المشتہر دواخانہ سعدان [illegible] لکھنؤ

# غذائے روحانی

## معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کو محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین اڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی صرف چیزیں ہی نہیں ان کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا راگوں کی چیزیں جو صرف انہیں کو یاد تھیں اس کتاب میں انہیں نقل کی گئی ہیں بلکہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت کے ساتھ ابتدا سے کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں اسی طرح ہر ایک راگ کو درست کر سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا ستار کی مدد سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کی چیزیں بھی ہیں جنکو اس کتاب میں جمع کیا ہے۔ مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے علم لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستانی اُستادوں کا سرمایہ ناز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ